فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ، ۹ احسان ۱۳۵۰ ہش، ۹ جون ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۸ احسان کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی الحمد للہ۔"

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغ اسلام کئی سال تک مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۶ احسان کو واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا اور انہیں ہار پہنائے اللہ تعالیٰ آپ کا واپس مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے۔

(نائب وکیل التبشیر)

ربوہ ۸ احسان۔ کل بعد نماز عصر دفتر روزنامہ الفضل میں محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم تنویر صاحب پچیس برس تک متواتر الفضل کی ادارت کے فرائض کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے ہیں۔

یہ تقریب محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی نے کی۔ بعد ازاں مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے محترم تنویر صاحب کی خدمات کے اعتراف میں کارکنان دفتر الفضل کی ترجمانی کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم تنویر صاحب نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ بالآخر دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس تقریب میں جملہ کارکنان الفضل کے علاوہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان نے بھی شرکت فرمائی۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو چاہیئے کہ امن کی حالت میں بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ کل کیا ہونیوالا ہے

جو شخص زمانہ امن میں دعا نہیں کرتا مصیبت کے وقت اس کی دعائیں مقبول نہیں ہو سکتیں

"انسان کو چاہیئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں۔ اور کل کیا ہونیوالا ہے پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔" (دہم ص ۱۲۲-۱۲۳)

"اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا۔ خدا تعالیٰ اُسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا۔ اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذاب الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے پس کیا ہی سعید وہ ہے۔ جو عذاب الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے صدقات دیتا ہے۔ اور امر الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے۔ اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۴ ص ۲۲۹-۲۳۰)

"آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ سعید الفطرت ہوتے ہیں جو پہلے ہی مان لیتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے ہی دور اندیش اور باریک بین ہوتے ہیں۔ جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ایک بیوقوف ہوتے ہیں جب مصیبت سر پر آ پڑتی ہے تب کچھ چونکتے ہیں اس لئے تم اس سے پہلے کہ خدا کا غضب آ جاوے دعا کرو۔ اور اپنے آپ کو خدا کی پناہ اور حفاظت میں دے دو۔ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب دل میں درد اور رقت پیدا ہو اور مصائب اور غضب الٰہی دور ہو۔ لیکن جب بلا سر پر آتی ہے بے شک اُس وقت بھی ایک درد پیدا ہوتا ہے۔ مگر وہ درد قبولیت دعا کا جذب اپنے اندر نہیں رکھتا۔"

"جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اس وقت اسے راضی کرنا چاہیئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر توبہ و استغفار شروع کی تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ۳ ص ۲۶۲ تا ۲۶۴)

آنے والی نسلوں کی دعائیں حاصل کیجئے

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقف زندگی کا ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی قربان کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانے میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گذارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بیکار بیٹھنے سے یہ کروڑوں درجے بہتر ہے کہ انسان دین کی خدمت کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرے اور آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ جون ۱۹۷۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کا خصوصی امتیاز اور اسکی بیّن علامات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں سے ایک مشروط وعدہ فرمایا ہے۔ وہ وعدہ اگرچہ ہے مشروط لیکن ہے نہایت ہی عظیم الشان۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا (سورۃ الانفال آیت ۳۰)

یعنی اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان کر دے گا۔

اس آیت کی رو سے وہ مشروط وعدہ یہ ہے کہ اگر مومن قرآن مجید کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر تقویٰ کے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے اور غیروں کے درمیان ایک مابہ الامتیاز رکھ دے گا طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فرقان یا مابہ الامتیاز کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ مومنوں کی بعض ایسی علامات کا ذکر کیا ہے جو مومنوں اور غیر مومنوں میں مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتی ہیں یعنی وہ ایسی علامات ہیں جو غیروں میں پیدا ہی نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ وہ بھی ایمان لا کر اور قرآن مجید کی تعلیم پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم نہ ہو جائیں۔ مومنوں کی ان علامتوں کا جو مومن اور غیر مومن میں مابہ الامتیاز کا درجہ رکھتی ہیں اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس کی آیات ۶۳ تا ۶۵ میں اجمالی طور پر اور سورہ حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳ میں تفصیلی طور پر ذکر فرمایا ہے۔

چنانچہ سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"یعنی خبردار ہو تحقیق وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہ وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی اللہ رسول کے تابع ہو گئے اور پھر پرہیزگاری اختیار کی۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا کی زندگی اور نیز آخرت میں بشریٰ ہے یعنی خدا تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سے اور نیز مکاشفات سے ان کو بشارتیں دیتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے جو ان کے لئے مقرر ہو گئی یعنی اسی کامیابی کے ذریعہ سے ان میں اور غیروں میں فرق ہو جائے گا اور جو سچے نجات یافتہ نہیں ان کے مقابل میں دم نہیں مار سکیں گے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ حٰمٓ السجدہ میں فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْۤ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یعنی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت اختیار کی ان کی یہ نشانی ہے کہ ان پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ تم مت ڈرو اور کچھ غم نہ کرو اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ ہم تمہارے دوست اور متولی اس دنیا کی زندگی میں ہیں اور نیز آخرت میں۔ اور تمہارے لئے اس بہشت میں وہ سب کچھ دیا گیا جو تم مانگو۔ یہ مہمانی ہے غفور رحیم سے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

سورۃ یونس اور سورۃ حٰمٓ السجدہ کی ان آیات میں ان مومنوں کی جو تقویٰ کا اعلیٰ مقام حاصل کر لیتے ہیں حسب ذیل علامات بیان کی گئی ہیں:-

اوّل:- خدا تعالیٰ ان کا دوست یعنی ان کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔

دوم:- جو کچھ وہ مانگتے ہیں انہیں دیا جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ ان کی دعائیں بکثرت قبول فرماتا ہے۔

سوم:- انہیں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف عطا کیا جاتا ہے۔

چہارم:- خوف اور حزن ان کے قریب نہیں پھٹکتا

پنجم:- ان کے لئے اسی دنیا میں بہشتی زندگی کی بناء ڈال دی جاتی ہے۔

الغرض خدا تعالیٰ کا متولی اور متکفل ہونا، دعاؤں کا بکثرت قبول ہونا، مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف عطا ہونا، خوف اور حزن سے بکلّی آزاد ہونا اور اسی زندگی میں بہشتی زندگی کی بناء پڑنا یہ وہ پانچ علامات ہیں جو حقیقی مومنوں اور غیروں میں مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہی وہ فرقان ہے جس سے حقیقی مومن شناخت کئے جاتے ہیں۔ اسلام کا منتہا اور مقصود یہی ہے کہ ایک مومن قرآن مجید کی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اختیار کر کے ان امتیازی صفات سے اپنے آپ کو متصف کرے اور یہ صفات اس کے اور غیر کے درمیان فرقان یعنی مابہ الامتیاز کا کام دے سکیں۔ اور یہی وہ نور ہے جو ان کے چہروں اور پیشانیوں میں چمکتا ہے جیسا کہ فرمایا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح آیت ۳۰) اور یہی وہ نور ہے جو ان کے آگے آگے اور دائیں طرف بھاگتا چلا جاتا ہے اور دنیا انہیں اسی کی وجہ سے ہی شناخت کرتی اور پہچانتی ہے اور یہی نور اگلے جہان میں بھی ان کے ساتھ ہوگا اور انہیں ان کے غیروں سے ممیّز و ممتاز کر دکھائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔ یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (الحدید آیت ۱۳)

زہر ہلاہل کا ایک قطرہ

زہر ہلاہل کا ایک قطرہ کسی جاندار کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اسی طرح اخلاق سیّئہ میں سے ہر بُرا خلق بھی اپنی جگہ زہر سے کم نہیں ہوتا لیکن ان میں سے جس خلق بد کو زہر ہلاہل کا درجہ حاصل ہے اس کی ایک ذرہ کے برابر مقدار بھی انسان کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہے۔ وہ برائی یا انتہائی مہلک خلق بد کونسا ہے؟ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب وہ ہے تکبّر۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ کی مقدار کے برابر بھی تکبر ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یہ تو ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو۔ اس کی جوتی اچھی ہو۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے کبر حق کو رد کرنے اور لوگوں کو حقیر و ذلیل جاننے کا نام ہے۔ (مسلم)

جب ذرہ کی مقدار کے برابر تکبر بھی انسان کو جنت سے محروم کر دیتا ہے تو پھر جو لوگ کبر اور غرور اور نخوت کے پتلے ہوں ان کا انجام کس قدر ہولناک ہوگا اس کا اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث سے لگایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید الخدریؓ کی روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہشت و دوزخ باہم جھگڑے۔ دوزخ نے کہا مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ ہوں گے۔ جنت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں فیصلہ فرمایا کہ اے بہشت تو میری رحمت ہے جس پر میں چاہوں تیرے سبب رحمت کروں گا اور دوزخ کو فرمایا تو میرا عذاب ہے جس کو چاہوں تیرے سبب عذاب دوں گا۔ (مسلم)

اس سے ظاہر ہے کہ مغرور و متکبّر اور نخوت زدہ لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ برخلاف اس کے عاجزی اور مسکینی اختیار کرنے والوں کو خدا تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ سو گویا تکبّر نری ہلاکت ہے اور اس کے بالمقابل عاجزی اور مسکینی ابدی حیات کی ضامن۔

تین قابل لعنت باتیں

حقیقی مومن تو کسی برائی کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ وہ ہر برائی سے اپنا دامن بچاتا ہے۔ اور ہر نیکی کے اختیار کرنے میں حتی المقدور کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ پھر وہ ایسی باتوں سے کیوں دور نہ بھاگے گا جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابلِ لعنت ٹھہرایا ہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل لعنت باتوں میں سے خاص طور پر تین باتوں کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ایک حدیث کی رُو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ اَلْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ۔

یعنی تین باتیں جو قابلِ لعنت ہیں ان سے بچو۔ رفع حاجت کرنا اس جگہ جہاں آدمی پانی دیکھ کر ٹھہرتے ہوں اور راستہ میں اور سایہ کی جگہ میں۔

کس قدر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جگہ رفع حاجت کرنے پر جہاں لوگ پانی دیکھ کر ٹھہرتے اور آرام کرتے ہوں یا پھر راستہ میں جہاں سے لوگ بکثرت گزرتے ہوں یا پھر سایہ دار جگہ میں جہاں تھکے ماندے مسافر اور راہ گیر سستاتے ہوں بعض لوگ عام طور پر ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے اور یونہی اس ناروا حرکت سے ناحق لوگوں کو دکھ اور تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ یہ ایسی قبیح عادت ہے کہ اس کے نتیجہ میں بیماریاں پھیلتی اور لوگوں کی ہلاکت کا موجب بنتی ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حرکت کو قابل لعنت ٹھہرایا ہے۔ جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابلِ لعنت قرار دیں اور پھر بھی ایک مسلمان اس کے ارتکاب میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے تو اس کا انجام ظاہر و باہر ہے۔ اس بارہ میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

جماعت احمدیہ کے اہل علم اور اہل قلم اصحاب کی خدمت میں

ضروری گذارش

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بڑی خواہش تھی کہ جماعت کے اہل علم و قلم اصحاب علمی مسائل پر تحقیقی تصانیف مرتب کریں فضل عمر فاؤنڈیشن نے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنے لائحہ عمل میں یہ امر شامل کیا۔ کہ جماعت اہل علم اصحاب کو علمی تصانیف مرتب کرنے کے لئے تحریص و ترغیب دلائی جائے اور ان سے عمدہ اور اعلیٰ پایہ کے مقالے لکھوائے جائیں۔ اس غرض سے فضل عمر فاؤنڈیشن کا ادارہ ایک ہزار روپیہ کے پانچ انعامات کے لئے ہر سال انعامی مقابلہ منعقد کرتا ہے ہر انعام کے ماتحت متعدد عنوانات مقرر ہیں انعامی مقابلہ میں پیش کئے جانے والے ہر مقالہ پر تین منصفین سے تفصیلی رائے اور استحقاقی نمبر معین کروائے جاتے ہیں جسے انعام کی سفارش کے لئے مقرر شدہ ایک کمیٹی میں پیش کیا جاتا ہے جو انعام کے مستحق مقالہ جات کی تعیین کرکے انعام کی سفارش کرتی ہے اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے وہ انعامات دئے جاتے ہیں۔

علمی تصانیف کا پہلا انعامی مقابلہ ۱۹۶۷ء میں منعقد ہوا تھا جس میں ۲۳ مقالے موصول ہوئے تھے ان میں سے ۹ مقالے انعامی مقابلہ میں رکھے جانے کے قابل سمجھے گئے اور چار مقالے انعام کے مستحق قرار پائے۔

دوسرا انعامی مقابلہ ۱۹۶۸ء میں منعقد ہوا اس میں ۹ مقالے موصول ہوئے ان پر منصفین سے رائے اور نتائج حاصل کرکے مقررہ کمیٹی میں پیش کئے گئے۔ کمیٹی نے ان میں سے صرف ایک مقالہ کو انعام کا مستحق قرار دیا۔ یہ مقالہ بعنوان "اسلام کا وراثتی نظام" محترم عبدالرشید صاحب غنی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے مرتب کیا ہے۔ اس نتیجہ کا اعلان الفضل میں کر دیا گیا تھا۔

مذکورہ بالا مقالہ "اسلام کا وراثتی نظام" گذشتہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو چکا ہے اور اپنی افادیت کی بنیاد پر بہت سے ذی علم دوستوں اور نمایاں قانون دانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ جن میں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب شیخ بشیر احمد صاحب محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر۔ محترم میر محمد بخش صاحب وغیرہ قانون دان احباب شامل ہیں۔ خاکسار کا خیال ہے کہ علم وراثت کے عنوان پر ایسی مفصل اور مشرح تصنیف اردو زبان میں اس سے پہلے شائع نہیں ہوئی۔

خاکسار فاؤنڈیشن کی طرف سے یہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ کہ تصانیف کے انعامی مقابلہ میں شمولیت کے معاملہ میں اہل علم احباب کی طرف سے جو دلچسپی پہلے سال دیکھنے میں آئی وہ بعد کے سالوں میں قائم نہیں رہی۔ اب مقابلہ میں داخل کئے جانے والے مقالوں کی تعداد دس سے بھی کم رہتی ہے۔

اہل قلم احباب کو توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۷ء کے انعامی مقابلہ کے انعامات کی تقسیم کے موقع پر فرمایا تھا۔

"اس وقت دو میدانوں میں ہمارا مقابلہ ہے۔ ایک علمی میدان ہے اور ایک تائیدات سماوی کا میدان ہے ان دونوں میدانوں میں الگ الگ قسم کا مجاہدہ کار ہوتا ہے جہاں تک علمی میدان کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و ملفوظات اور دیگر تحریرات میں علم کے اتھاہ سمندر ہیں۔ اگر ہم ان سمندروں کے حسن اور ان کی افادیت کو سمجھیں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے ان کا جائزہ لیں۔ اور ان سے کما حقہ استفادہ کرکے اپنی علمی تحقیق کی طرف جماعت پیش کریں۔ تو اس میدان میں دنیا جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی عرصہ سے علمی تحقیق کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بار بار اس کی طرف توجہ دلاتے لیکن جماعت نے اس کی اہمیت کو سمجھا نہیں تھا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس کی طرف توجہ دلائی ہے جو شکر ہے۔ جماعت کی توجہ اس طرف ہونے لگی ہے۔ چار مقالے کافی نہیں ہیں۔ ضرورت ہے کہ جماعت کے اہل علم اور اہل قلم احباب علمی تحقیق کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و ملفوظات سے استفادہ کرکے علمی تحقیق میں لگ جائیں۔ اور دنیا کو اس سے روشناس کرائیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے اہل علم و قلم اصحاب کو اس میدان میں ذوق و شوق سے حصہ لینے کی توفیق خاص عطا فرمائے۔ آمین

نغمۂ قرآن

جب سے نغمۂ قرآں کی کیفیت دل نے پائی
پھیکا راگ ہے بربط کا بے لذت ہے شہنائی
کس نے چھیڑا وقتِ سحر جھوم کے نغمہ قرآں کا
جھوم اٹھی اس نغمے سے ارض و سما کی پہنائی
کیا کیا خوبی قرآں کی کیا کیا وصف بیاں کیجے
حسنِ بلاغت لطفِ سخن طرزِ ادا کی رعنائی
بند کتابِ مکنوں میں کتنے نادر موتی ہیں
فلسفہ غرقِ حیرت ہے حکمت محض تماشائی
ایک منارہ نور کا ہے وقتِ لامتناہی میں
ایک سمندر عرفاں کا جس کی اتھاہ ہے گہرائی
کتنی اندھی راہوں میں نور بکھیرا فرقاں نے
کتنے نابیناؤں کو بخشی اس نے بینائی
کتنے جنید و بسطامی اس چشمے پر آ ٹھہرے
کتنے پیاسے ہونٹوں نے اس مے سے تسکین پائی
کتنے شب بیداروں نے حسنِ ازل سے باتیں کیں
کتنے خوش تقدیروں کو قرب کی دولت ہاتھ آئی
کس کس سے یہ بات کہوں کس دف سے اعلان کروں
کتنی تسکیں اس میں ہے اور کتنی دل آسائی
بھول گئے دیوانے تیرے دنیا کے افسانوں کو
جب سے تیرا ذکر چھڑا جب سے تیری بات آئی

(سعید احمد اعجاز)

دعائے مغفرت

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ نور بیگم صاحبہ والدہ عزیز لال دین کارکن تعلیم الاسلام کالج ربوہ ڈیڑھ ماہ بعارضہ یرقان بیمار رہ کر مورخہ ۲/۶ کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۸۲ سال اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری صدر محلہ دارالنصر غربی نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ رشید احمد کاتب الفضل ربوہ

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیر

ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف کامٹی

ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب قادیان کے ایک نواحی گاؤں کونٹ کے باشندے تھے۔ آپ کے والد بڈھا سنگھ گاؤں کے نمبردار تھے اور موضع کونٹ کی کل مزروعہ زمین کے ۱/۲ حصے کے مالک تھے۔

ایک قریبی پرائمری سکول میں پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوئے۔ اس وقت سکول کے اساتذہ میں دو استاد ایسے تھے جو سکھ مذہب سے نکل کر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے یعنی محترم ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے سابق مہر سنگھ اور محترم شیخ محمد یوسف صاحب جو بعد میں اخبار نور کے ایڈیٹر ہوئے۔ ان ہر دو اساتذہ کی ذاتی توجہ اور قادیان کے عام دینی ماحول کے اثر کی وجہ سے جب آپ کی عمر پندرہ سولہ سال کے قریب ہو گئی تھی اسلام قبول کر لیا۔ یہ خبر سُن کر ان کے والدین اور عزیز و اقارب کو سخت صدمہ ہوا۔ پولیس میں رپورٹ ہوئی مگر چونکہ آپ بلوغت کی عمر کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اس لئے کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ اس وقت آپ چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے۔

حضرت خلیفہ اولؓ کو جب معلوم ہوا کہ عبدالرحمن کو مسلمان لڑکوں کے ساتھ کھانے پینے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے تو آپ نے دودھ کا پیالہ اور ڈبل روٹی منگوائی۔ روٹی کے ٹکڑے کر کے اپنے دست مبارک سے دودھ میں بھگوئے اور جب وہ کچھ نرم ہو گئے تو فرمایا کہ میاں عبدالرحمن آؤ اور میرے ساتھ دودھ پیو۔ آپ نے ڈبل روٹی کا کچھ حصہ تو نوش فرمایا مگر دودھ عبدالرحمن کے لئے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ دودھ مجھے ہضم نہیں ہوتا یہ تم پی لو۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے اس محبت آمیز سلوک کا میرے پر گہرا اثر ہوا اور میں نے بے تکلف اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر کھانا کھانا شروع کر دیا۔

نمبردار بڈھا سنگھ نے اپنی حین حیات ہی میں زمین اپنے دونوں بیٹوں کے نام حصہ برابر تقسیم کر دی اور نمبرداری بھی اپنے بڑے بیٹے کے نام کر دی تھی اور خود سربراہ کے طور پر نمبرداری کے فرائض ادا کرتا تھا۔ ایک دن وہ قادیان میں اپنے بیٹے کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا تو تم گاؤں میں چل کر رہو، تو مجھے نمبرداری واپس کر دو۔ اس پر ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا آپ نے فرمایا تم نمبرداری واپس کر دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہت سی نمبرداریاں دے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور نمبرداری واپس کر دی۔

حضرت حافظ مولوی محمد فیض الدین صاحب احمدی امام و خطیب مسجد احمدیہ المعروف کبوتراں والی سیالکوٹ شہر کے ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف دو لڑکیاں تھیں ۱۹۱۳ء میں محترم حافظ صاحب نے مکرم ملک حسن محمد صاحب کمبڑیالوی سے کہا کہ قادیان سے مجھے دو نوجوان لڑکوں (شاہ کار اور ڈاکٹر صاحب مرحوم) کے نام رشتے کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ آپ قادیان جائیں اور حضرت خلیفہ اولؓ سے مشورہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ ملک صاحب موصوف نے حضور سے میرے اور عبدالرحمن کے متعلق ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا "متقی معلوم ہوتے ہیں، خوبصورت ہیں اور مجھے عزیز ہیں۔"

چنانچہ ۱۹۱۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفہ اولؓ نے ہمارے نکاحوں کا اعلان مسجد نور میں فرمایا۔ بڑی صاحبزادی کا حق مہر ۵۰۰ روپیہ اور چھوٹی کا ۲۰۰ روپیہ خود مقرر فرمایا اور دعا فرمائی۔

ستمبر ۱۹۱۵ء میں حضرت مولوی صاحب نے اپنی دونوں صاحبزادیوں کے رخصتانے کی تقریب کا اہتمام فرمایا۔ قادیان سے حضرت میر ناصر نواب صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب حضرت پیر قاسم علی صاحب اور بعض دیگر احباب برات کے ہمراہ سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ دوسرے دن برات قادیان واپس آئی۔

۱۹۱۷ء میں ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب نے میٹرک کا امتحان دیا اس کے بعد آپ لاہور کے میڈیکل کالج میں داخل ہو گئے۔ یہ کورس لمبا ضرور تھا۔ مگر انجام کار ایک معقول آمدنی کا ذریعہ ثابت ہوا۔ ۱۹۲۲ء تک آپ پہلے لاہور اور پھر امرتسر میں اپنی تعلیم کو مکمل کرتے رہے۔

۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک آپ ٹانگا نیکا مشرقی افریقہ میں بسلسلہ ملازمت سرکاری قیام پذیر رہے۔

۱۹۲۵ء میں ڈاکٹر صاحب افریقہ سے واپس آ گئے۔ چند روز قادیان میں مقیم رہے۔ اور اپنی نوکری پر مع اہل عیال پہلے چھاؤنی جھانسی اور بعد میں جبل پور چلے گئے۔ قیام جبل پور میں ڈاکٹر صاحب کے گھر میں چار لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عزیز سلیم احمد پیدا ہوا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو اور لڑکے عزیز نعیم احمد اور رفیع احمد عطا فرمائے۔

جبل پور سے ان کی تبدیلی کامٹی چھاؤنی ناگپور میں ہو گئی۔ کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کرنے کے بعد آپ نے فیصلہ کیا کہ ملازمت ترک کر کے پرائیویٹ پریکٹس کرنی چاہئے۔ چنانچہ آپ نے کامٹی میں ہی پرائیویٹ پریکٹس شروع کی جو بہت کامیاب رہی۔ آپ کا اثر و رسوخ خدا کے فضل سے شہر میں ہمیشہ بڑھتا رہا اور مسلمانوں کے لئے آپ کا وجود بہت غنیمت سمجھا جاتا تھا۔ مقامی ہندو بھی آپ کے بہت مداح تھے آپ نے اپنی دکان پر جو بورڈ آویزاں کیا۔ اس پر نمایاں طور پر لکھا تھا۔ "ڈاکٹر عبدالرحمن احمدی" یہی احمدی کا لفظ ہمیشہ ان کا طرۂ امتیاز رہا کراچی میں آئے تب بھی یہی بورڈ قائم رکھا اور اس پر فخر کرتے تھے۔ جہاں تک احمدیت کا تعلق تھا وہ کسی مخالف کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب کی زندہ دلی اور صاف گوئی مسلّم تھی۔ وہ ہر ایک کے ہمدرد اور بہی خواہ تھے۔ اپنے پیشے کے لحاظ سے انسانی تکالیف کو کم کرنے کی وہ ہمیشہ کوشش کرتے رہتے تھے اور غریب مریضوں کی اپنے پاس سے امداد بھی کر دیتے تھے۔ خدا نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

علی محمد بی اے بی ٹی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک اعجاز احمد صاحب آف والمیال

مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ابن محترم میجر ملک حبیب اللہ صاحب آف دوالمیال ضلع جہلم مورخہ ۲۷ کی شام کو جان بحق ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حیات و ممات کا سلسلہ تو روز آفرینش سے چلا آرہا ہے جب بھی پہلی نسل گذر جاتی ہے تو اس کی جگہ نئی نسل آجاتی ہے۔ جس طرح باغ سے پرانے درخت نکال کر نئے پودے لگائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر طوفانی لہروں سے کوئی ثمر ریز درخت اچانک اکھڑ جائے تو طبعی طور پر اس کا بہت صدمہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ملک صاحب جیسی نافع الناس ہستی کی ناگہانی وفات سے دل کو سخت دھچکا لگا ہے۔ مگر وہ ذات باری تعالیٰ بڑی قدرتوں کی مالک ہے اگر چاہے جلد ان کا جانشین بھی پیدا کر سکتی ہے۔

ضلع جہلم کے باشندے تھے اور احمدی بھائی ہونے کی حیثیت سے بھی کافی جان پہچان تھی۔ دیگر احباب جماعت کے منہ سے بھی ان کے اخلاق فاضلہ کی کافی باتیں سنی ہیں جس کی وجہ سے میرے دل میں ان کے ساتھ محبت اور عشق کی کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔

برادرم ملک صاحب ایک معزز اور صاحب حیثیت خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں روپوں کے کاروبار کے مالک تھے۔ مگر تکبر اور ریاء ان کے نزدیک نہ پھٹکتا تھا۔ نہایت حلیم۔ ملنسار اور غریب پرور اور نرم دعیار رکھتے تھے۔ کم گوئی اور صلح جوئی کا نمایاں وصف تھا۔ اگر کسی ملازم کو اس کی غلطی سے سرزنش بھی کرتے تو بعد میں جلد ہی اس کی دلداری کر دیتے تھے۔

ایک دفعہ ایک بس کنڈیکٹر پر اس کی غلطی پر کچھ ناراض ہوئے۔ مگر جب شام کو گھر آئے تو انہیں اس کا بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے اس کے لئے کپڑوں کا ایک جوڑا خریدا دوسرے روز جب دفتر آئے تو اس ملازم کو بلایا اور بڑی نرمی اور محبت کے لہجہ میں فرمایا۔ لو بھائی یہ تمہارے کپڑے ہیں آئندہ صحیح معنوں میں کام کیا کرو۔ ملک صاحب کے اس حسن سلوک کا یہ نتیجہ تھا کہ آئندہ وہ بڑی جانفشانی سے کام کرنے لگا

ایک دفعہ ان کا ایک نہایت غریب ملازم آٹھ سو روپیہ چوری کر کے راولپنڈی چلا گیا۔ اسے ایک ہوٹل سے تلاش کیا گیا۔ آپ اسے خفا تو ہوئے لیکن رقم کا مطالبہ نہ کیا اور اس کی مجبوری کا خیال کرتے ہوئے اسے ملازمت سے برخواست بھی نہ کیا ظاہر ہے ایسا کام ایک وسیع القلب انسان ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ ایسے موقع پر سیخ پا ہو کر انسان بہت کچھ کر بیٹھتا ہے۔ اگر ملک صاحب کسی مسافر کو اڈہ پر موٹر کی انتظار میں زیادہ دیر تک بیٹھا دیکھتے تو اپنی ذاتی کار میں اسے منزل مقصود پر پہنچا آتے۔ اگر فاصلہ زیادہ ہوتا اور یہ عدیم الفرصت ہوتے تو کسی ٹرک یا کار والے کو کہہ کر اسے سوار کرا دیتے تھے۔

ایک نمایاں وصف یہ بھی تھا کہ اگر کسی غریب کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھتے یا اس کی ظاہری حالت سے اندازہ لگا لیتے کہ بیچارہ تنگ دست اور ضرورت مند ہے تو اس کی معقول رقم سے امداد فرما دیتے۔

فرمایا کرتے تھے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللہ۔ یہ مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ اس کا خیال نہ رکھا جائے تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ پر ہر سال دو تین بسیں فری (FREE) ربوہ لے آتے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت حاصل کر سکیں۔ مرکز کی طرف سے جب بھی کوئی مالی تحریک ہوتی تو اس میں حصہ لیتے مرکز کے علاوہ اگر کسی اور جماعت کو بھی کوئی ضرورت پڑتی تو بھی پوری کر دیتے تھے۔ میرے والد صاحب نے بتایا ہے کہ جب مسجد کلر کہار کی تعمیر کے ضمن میں حاضر خدمت ہوا تو انہوں نے معقول امداد فرمائی۔ (باقی ص)

25

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۲ مئی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم و محترم جسٹس ایم بی۔ احمد سابق چیف جسٹس نائیجیریا نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعدہٗ مکرم ظفر اللہ خان صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خوش الحانی سے ایک نعت پڑھی۔

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی غرض وغایت اور پس منظر کو پیش کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ گذشتہ چالیس سال سے اس قسم کے جلسے منعقد کر رہی ہے۔ اور یہ امر خوش کن ہے کہ آج یہ تحریک عالمگیر صورت اختیار کر گئی ہے۔ جلسہ میں چونکہ دنیا کی مختلف اور اہم زبانوں میں بھی تقاریر تھیں اس لئے آپ نے بتایا کہ یہ پہلو اس نقطۂ نظر سے اختیار کیا گیا ہے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر مقبولیت کا اندازہ ہو سکے۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی مربی کراچی نے بزبان چینی۔ اور مکرم شیخ العود صاحب آف سوڈان نے عربی زبان میں تقریر فرمائی۔

ان تقاریر کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور شاہد مربی سلسلہ کراچی نے آیت قرآنیہ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کی متعدد مثالیں بیان فرمائیں۔ اور بتایا کہ دنیا میں حقیقی امن حضورؐ کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔

آپ کے بعد نائیجیریا کے ایک طالبعلم مقیم کراچی نے یوروبا (افریقہ کی ایک زبان) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے سنایا۔

آخر میں صاحب صدر نے مسلمانوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کے عمومی رجحان کو سراہا اور فرمایا کہ اسلام مسلمانوں کو ایمان کے ساتھ عمل صالح اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے اور عمل کا بہترین نمونہ حضور کی ذات مبارک کہ جنہوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہمارے لئے راہ ہدایت متعین فرمایا ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں میں وحدت اور اخوت بھی تبھی پیدا ہو سکتی ہے اگر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل پیرا ہوں۔

بعدہٗ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے دعا فرمائی اور اس طرح یہ عظیم الشان جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین و ناصرات

گذشتہ رپورٹ کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی

سلہو کی ضلع گوجرانوالہ	۷ ممبرات
چک ۴۲ ضلع سانگھڑ	۱ "
باندھی	۱ "
وزیرآباد	۸ "
کیمبلپور	۱ "
دارالرحمت غربی ربوہ	۱ "
حافظ آباد	۱ "
	۲۰ "

لندن ۴ بچیاں

۱۷ "

اب خواتین کی کل تعداد ۶۰۱۹

اور ناصرات کی کل تعداد ۲۶۰۱

خواتین اور بچیوں کی مجموعی تعداد ۸۶۲۰

لجنات اس طرف خاص توجہ دیں خاص طور پر ناصرات نے آیات مذکورہ یاد کرنے کی طرف بہت کم توجہ دی ہے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناصرات

ناصرات سلہو کی	۱ بچیاں
حافظ آباد	۲ "
لاہور حلقہ رحمانپورہ	۴ "
دارالرحمت غربی ربوہ	۳ "

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

انصار بھائی حقیقی انصار اللہ کی صف میں کھڑے ہوں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فخر اس بات میں ہے کہ آپ تبلیغ کے کام کو قیامت تک جاری رکھیں اس میں کوئی کمزوری نہ آنے دیں۔ پس آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں محنت کریں اور اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کریں۔ اور یاد رکھو! کہ اس فرض کو ادا کرنا مصیبت نہیں بلکہ آپ لوگوں کے لئے فخر کا موجب ہے"

تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے انصار اللہ کو اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی طرف سے مکلف ہیں۔

ہر جماعت میں انصار بھائی جائزہ لیں کہ اس میدان میں آپ کی جماعت کا قدم آگے بڑھ رہا ہے یا نہیں۔ یہی وہ سعی مشکور ہے جو انصار کو حقیقی انصار اللہ کی صف میں کھڑا کر سکتی ہے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

ملک صاحب کے جذبہ اخلاص اور نیک نمونہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی ان کے ساتھ بہت نرالا تھا۔ جیسے جیسے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پرسان حال بنتے تھے مولا کریم ان کے کاروبار میں برکتوں پر برکتیں دیتا چلا جاتا تھا مرحوم کی عمر کچھ زیادہ نہ تھی یہی ۳۵ کے لگ بھگ ہوگی مگر انہوں نے عمر ناپائیدار بےکار بسر نہ کیا۔ ہر قسم کی نیکیوں سے جلد جلد اپنا دامن بھرنے لگے اور خدا کے فضل سے یوم آخرت کے لئے بہت سا زاد راہ جمع کر لیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے کارآمد ثابت ہوگا۔ ان کی مثال اس مسافر کی سی ہے جو کمال دانشمندی سے اپنی مسافت کو جلد جلد طے کرتا ہے مبادا اسے رات کی تاریکی آگھیرے اور اس کو راہزنوں سے کوئی گزند پہنچ جائے اور انہوں نے اس شعر کو مشعل راہ بنایا ؎

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے جملہ لواحقین خصوصاً ضعیف العمر والدین اور ان کی بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کے اکلوتے بیٹے عزیز کریم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی عمر دراز فرمائے۔ آمین (منور احمد جہلمی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا اکلوتا بچہ عزیزی رشید احمد عرصہ تین ماہ سے مسلسل بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(سعید احمد معلم وقف جدید قیام پور دڑکاں ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میری بچی بشریٰ دو دن سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (عبدالغفور محلہ دارالیمن ربوہ)

۳۔ خاکسار کی صحت خراب رہتی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت والی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین (خواجہ شریف احمد کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۴۔ عاجز ان دنوں شدید مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری سب پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(صلاح الدین سرگودھا)

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کیلئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ جبہ گولبازار ربوہ فون ۳۹

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ رشیدہ ثریا بنت حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی ایک ماہ کی شدید علالت کے بعد مورخہ ۲۹ ہجرت (۲۹ مئی ۷۱ء) بوقت ½۱۰ بجے شب عین عنفوان شباب میں اپنے خالق حقیقی سے جاملی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین معصوم بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے معصوم بچوں کا حافظ وناصر ہو۔

(مسعود محمد داؤد۔ سوئی گیس فیلڈ نزد بلی کوئٹہ)

اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں اتنی غیر محدود ہیں کہ انہیں کلی طور پر طے کرنے کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا

جب انسان اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا ہے تو وہ اپنے مقام کے مطابق اس کے انوار و برکات کو جذب کر لیتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں اتنی غیر محدود ہیں کہ انہیں کلی طور پر طے کرنے کا کوئی انسان خیال بھی نہیں کر سکتا۔ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا ہے اور وہ اپنے مقام کے مطابق اس کے انوار و برکات کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر اپنی دوسری تجلی ظاہر کرتا ہے۔ اور جب وہ دوسری تجلی کو بھی برداشت کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اب یہ تیسری تجلی کے قابل ہو گیا ہے تو اس پر اپنی تیسری تجلی ظاہر کرتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کیفیت کو ایک نہایت ہی لطیف مثال کے ساتھ واضح فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص دوزخ میں سب سے پیچھے رہ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے کہے گا کہ مانگ مجھ سے کیا مانگتے ہو۔ وہ کہے گا بس یہی مانگتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے نکال دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا۔ اور وہ اُسے دوزخ سے نکال لے گا۔ جس سے اُسے بہت خوشی ہوگی۔ لیکن کچھ روز کے بعد اُسے دُور ایک سرسبز و شاداب درخت نظر آئے گا اور اس کے دل میں لالچ پیدا ہوگا کہ اگر میں وہاں پہنچ کر اس کے نیچے بیٹھ سکوں تو کیا اچھا ہو۔ کچھ مدت تک تو وہ اس خیال کے اظہار سے رُکے گا۔ مگر آخر خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ ہے تو بڑی بات لیکن اگر آپ مجھ پر رحم کر کے اس درخت کے نیچے بیٹھنے دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کی بات کو مان لے گا اور اسے اس درخت کے نیچے پہنچا دے گا۔ آخر جب وہ اس درخت کے نیچے کچھ عرصہ تک راحت حاصل کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ امتحان کے لئے اُس سے بہتر درخت اس سے کچھ فاصلے پر ظاہر کرے گا پھر وہ لالچ کرے گا کہ وہ اس کے نیچے بیٹھے کچھ مدت تک تو وہ اپنے نفس کی اس خواہش کو برداشت کرے گا اور کہے گا کہ میں اب اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کس طرح کروں۔ لیکن آخر وہ درخواست کر ہی دیگا۔ اور کہے گا کہ آئندہ اور کچھ نہ مانگوں گا۔ تب خدا تعالیٰ اسے وہاں لے جائیگا۔ اور پھر وہ دُور سے جنت کا دروازہ دیکھے گا اور آخر اس سے باہر رہنا برداشت نہیں کرے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے کہے گا کہ مجھے اس جنت کے دروازہ کے آگے تو بٹھا دے میں اندر جانے کی درخواست نہیں کرتا۔ صرف باہر بٹھا دے وہیں سے لطف حاصل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کیا تو اس کے بعد تو کچھ نہیں مانگے گا۔ بندہ کہے گا نہیں اس پر اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے دروازے پر بٹھا دے گا۔ لیکن وہاں اسے کس طرح چین حاصل ہو سکتا ہے آخر وہ بے تاب ہو کر کہے گا کہ یا اللہ مجھے دروازہ کے اندر کی طرف بٹھا دے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے جنت کی نعماء دے میں صرف یہ کہتا ہوں کہ دروازہ کے اندر بٹھا دے اس پر اللہ تعالیٰ ہنسے گا اور کہے گا کہ میرے بندہ کی حرص کہیں ختم نہیں ہوتی جا جنت میں داخل ہو جاؤ اور جہاں چاہو رہو۔ غرضیکہ پہلے اللہ تعالیٰ ایک ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے اور اُسے دیکھ کر جب ملائکہ صفت انسان بے تاب ہو جاتا ہے اور دعائیں کرتا ہے کہ خدایا تو مجھے کامل تجلی دکھا تو پھر اللہ تعالیٰ اسے دوسرے مقام کی پہلے ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے اور پھر پوری تجلی اور یہ سلسلہ اسی طرح بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی ہستی غیر محدود ہے اور کوئی شخص اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

پھر فرماتا ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ تعالیٰ کا علم آسمان اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ یعنی اسے ہر چیز کا انتہائی علم ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کے علم سے باہر ہو۔ انسانی علم بالکل محدود ہوتا ہے بعض اوقات وہ ایک چیز کے متعلق یہ سمجھتا ہے کہ وہ اچھی ہے لیکن اس کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ غرض انسانی علم بہت ہی محدود ہے صرف خدا تعالیٰ ہی کامل علم رکھتا ہے جو سب پر حاوی ہے اور کوئی شخص اس کے علوم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۸۲-۵۸۳)

درخواست دعا: میرا بھتیجہ محمد سعید مقیم گلوٹیاں کلاں ضلع سیالکوٹ بوجہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے اس کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الغفور دفتر وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔

ا۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کیلئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

ب۔ شہری مجالس پر اس معیار کا اطلاق فوراً ہوگا۔

ج۔ دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو۔

د۔ تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق سال ۱۳۵۱-۵۲ھش / ۱۹۷۲-۷۳ء سے ہوگا نیز اس سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا۔"

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۵۲-۱۳۵۰ھش، ۳-۱۹۷۱ء اسی سال ہو رہے ہیں۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ضروری اعلان بابت سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ

امسال سالانہ اجتماع کیلئے الگ سرکلر نہیں بھجوایا جائیگا۔ کیونکہ اجتماع سے متعلق ہدایات رپورٹ سالانہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے جس لجنہ نے اب تک رپورٹ سالانہ نہ منگوائی ہو وہ فوری طور پر دفتر لجنہ میں لکھ کر منگوالیں۔ رپورٹ سالانہ میں طبع شدہ اجتماع کے پروگرام میں انگریزی تقریری مقابلہ اور عربی تقریری مقابلہ کیلئے وقت چھپنے سے رہ گیا ہے۔ لجنات نوٹ کر لیں کہ ہر دو مقابلوں کے لئے وقت چھ منٹ فی تقریر ہوگا۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

ربوہ ۷ر ماہ جون مطابق ۷ر ماہ احسان قریباً ساڑھے چار بجے شام محترم مولوی محمد الدین صاحب ایم اے صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ کی والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ بعمر قریباً ۹۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ ۱۹۱۸ء میں خلافت ثانیہ کے دور میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اور تا وفات نہایت اخلاص اور استقامت سے اسی پر قائم رہیں۔ نہایت عبادت گذار اور تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے خاص عشق تھا۔ سارا دن اس کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی لیتیں خلیفۂ وقت اور خاندان مسیح موعود کے ساتھ بہت محبت رکھتیں اور ان کے لئے دعائیں کرتی رہتیں۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ نماز اور دعا کی تلقین فرماتیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں سب کے سب صاحب اولاد اور احمدیت سے وابستہ ہیں۔

مورخہ ۸ جون/احسان کو بعد عصر احاطہ مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
185/A دہانٹ ہاؤس مظفر گڑھ

رجسٹرڈ ایل